وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ (سورۃ الملک پ ۲۹ آیت ۱۰)

ترجمہ: اور کہیں گے اگر ہم سنتے یا سمجھتے تو دوزخ والوں میں نہ ہوتے۔

ٹی وی دیکھنے کے روحانی و جسمانی نقصانات

میٹھا زہر

مؤلف

ابوالرضا محمد طارق قادری عطاری

(ایم اے اسلامیات)

ناشر

مکتبہ امام غزالی (رحمۃ اللہ علیہ)

ملنے کا پتہ

مکتبہ غوثیہ ہول سیل

انتساب

اُن اسلامی بھائی و بہنوں کے نام جو اللہ ورسول (عزَّ وجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کی رِضا کی خاطر T.V دیکھنے سے اِجتناب کریں اور اُن کے نام جوٹی۔وی کو اپنے گھر سے نکالنے کا عزمِ مُصمّم کریں۔

اللہ عزَّ وجل ہر مسلمان کو حق سمجھنے اور حق کو قبول کرنے کی سعادت عطا فرمائے۔

آمین حق طٰہٰ و یٰسٓ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ' و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

تقریظ

حضرت علامہ ومولانا محب الرحمٰن صاحب

ناظمِ تعلیمات دارالعلوم غوثیہ کراچی

محترم جناب ابوالرضا محمد طارق قادری عطاری کی تحریر کردہ کتاب **میٹھا زہر** کو بغور مطالعہ کیا اس کتاب کے مصنف نے بڑی تحقیق سے موجودہ فتنوں سے اُمتِ مسلمہ کو بچانے کی کوشش فرمائی ہے اگر اُمتِ مسلمہ کے افراد اس کتاب کا مطالعہ فرمائینگے تو وہ ان فتنوں سے بچ سکتے ہیں۔ موجودہ دَور میں ایسی کتاب کی بہت ضرورت ہے جسے مولانا صاحب نے بڑی محنت سے مواد جمع کر کے پورا کیا۔ میری دعا ہے کہ اللہ عزّ وجل اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی اُمت کو T.V اور V.C.R کے بُرے فتنوں سے بچالے۔ آمین بجاہِ النبی الکریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

العاصی

ابوالحسان محب الرحمٰن محمدی رضوی غفرلہٗ

۲۲ شوال ۱۴۲۰ھ - 30 جنوری 2000ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

عرضِ مولف

آج عالمِ اسلام ایک عجیب بے چینی و اِضطراب کا شکار ہو چکا ہے اور تباہی کے دھانے پر کھڑا ہے۔ اس کیفیت کی اصل وجہ صِرف اور صرف خدائے واحد عزّ وجل کی نافرمانی اور اپنے محسن و غمگسار آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافذ کردہ شریعت سے رُوگردانی اور دشمنوں کے طور طریقوں اور تعلیم و تربیت کے مطابق زِندگی گزار کر اُن دشمنانِ خدا اور رسول (جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی صفوں میں جا کھڑا ہونا ہے جس کی وجہ سے ذِلت و رُسوائی اور مصائب و آلام آج کے مسلمانوں کا مقدر ہو چکا ہے۔

اس دَور میں مسلمانوں کا سب سے زِیادہ خطرناک و مہلک دشمن T.V ہے جو کہ اصل میں ٹی بی سے بھی زیادہ خطرناک بیماری کی صورت میں مسلمانوں کے گھر گھر میں موجود ہے۔ بلکہ ڈِش انٹینا نے اس خطرناک بیماری کو مزید مہلک ترین کر دیا ہے۔ اس بیماری سے مسلمانوں کا شاید ہی کوئی گھر محفوظ ہو۔ (مگر جس کو اللہ محفوظ رکھے)

یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ جس گھر میں ٹی وی کی لعنت داخل ہوئی اُس گھر کے لوگوں کے حالات ضرور اَخلاقی و اِیمانی و اِعتقادی لحاظ سے تنزّل کا شکار ہوئے۔ مقامِ غور ہے کہ کون سی ایسی بُرائی ہے جو اس کے وجود سے ظاہر نہ ہوئی ہو اور کون سی ایسی بھلائی ہے جو اس کے ناپاک وجود سے پامال نہ کی جا رہی ہو۔

سچ تو یہ ہے کہ دشمنانِ دین نے جس ناپاک مقصد کیلئے یہ برائی ایجاد کی اُنہیں اپنے مقاصد میں بہت ہی زِیادہ کامیابیاں حاصل ہو رہی ہیں اور آج کا مسلمان اپنے انجام سے بے خبر دشمنوں کے جال میں پھنسا جا رہا ہے۔

اے خاصۂ خاصانِ رُسل وَقتِ دُعا ہے

اُمت پہ تیری آکے عجب وَقت پڑا ہے

دشمنوں کے طریقوں پر عمل کر کے مسلمانوں کی رہی سہی قدر و منزلت بھی ختم ہوتی جا رہی ہے۔ اپنے اسلاف و اکابرین کی زندگیوں سے سبق حاصل کرنے کی بجائے دشمنوں کے گُن گائے جا رہے ہیں۔

لِلّٰہ ! ابھی بھی وَقت ہے ذرا ہوش میں آجائیں اس سے پہلے کہ اللہ کا مزید قہر نازِل ہو، اپنے گھر سے دشمنِ خدا و رسول (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) یعنی ٹی وی کو نکال باہَر کیجئے اور رسول کے احکامات کی بجا آوری کر کے دِین و دُنیا میں سُرخرو ہو جائیں۔

مسلمان بھائیوں کی عبرت کیلئے ٹی وی کی تباہیاں اور ٹی وی کے سبب اللہ و رسول (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی ناراضگی کے واقعات تحریر کئے جاتے ہیں تاکہ نصیحت حاصل ہو۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب مسلمانوں کو دشمنوں کی پیروی سے بچائے اور خدا و رسول (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے دشمن ٹی وی کو گھر سے نکال دینے کی توفیق رفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

چھوڑ دے ٹی۔وی کو وی۔سی۔آر کو ‏ ‏ ‏ ‏ کر دے یوں راضی شہِ ابرار صلی اللہ علیہ وسلم کو

طالبِ دُعائے مدینہ و مغفرت

ابوالرضا محمد طارق قادری عطاری عفی عنہ

(ایم،اے،اسلامیات)

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العلمین و الصّلوٰۃ و السّلام علیٰ سیّد الاولین و الآخرین

و علیٰ آلہٖ و اصحابہٖ و اولیاء اُمتہ و اتباعہ یوم الدین

قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشادِ مبارک ہے:

و من الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللّٰہ بغیر علم ٥ (پ۲۱۔سورۂ لقمان:۶)

اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں خریدتے ہیں کہ اللہ (عزوجل) کی راہ سے بہکادیں بے سمجھے۔

اس آیتِ کریمہ کی تفاسیر ملاحظہ فرمائیں...... خلیفۂ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، سیّد محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی تفسیرِ قرآن خزائن العرفان میں فرماتے ہیں، لہو یعنی کھیل ہر اُس باطل کو کہتے ہیں جو آدمی کو نیکی سے اور کام کی باتوں سے غفلت میں ڈالے۔کہانیاں، افسانے اسی میں داخل ہیں۔

مزید فرماتے ہیں...... یہ آیت نضر بن حارث بن کلدہ کے حق میں نازل ہوئی جو تجارت کے سلسلہ میں دوسرے ملکوں میں سفر کیا کرتا تھا۔اس نے عجمیوں کی کتابیں خریدیں جن میں قصّے کہانیاں تھیں وہ قریش کو سناتا اور کہتا کہ سرورِ کائنات محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تمہیں عاد و ثمود کے واقعات سناتے ہیں اور میں رستم و اسفندیار اور شاہان فارس کی کہانیاں سناتا ہوں۔کچھ لوگ ان کہانیوں میں مشغول ہوگئے اور قرآنِ پاک سننے سے رہ گئے۔

حضرت علامہ آلوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تفسیر روح المعانی میں حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لَھْوَ الْحَدِیْث کی یہ تفسیر نقل کی ہے......یعنی ہر وہ بات لہو الحدیث ہے جو تجھے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کے ذِکر سے غافل کردے۔رات گئے تک قصے گوئیاں، ہنسانے والے چٹکلے، ہر طرح کے خرافات، گانا بجانا وغیرہ اس میں شامل ہیں۔

ان تفاسیر کی روشنی میں یہ بات واضح ہورہی ہے کہ یقیناً ہر وہ چیز جو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اُس کے ذکر پاک سے محرومی کا سبب ہو دینِ اسلام میں اس کی کوئی گنجائش نہیں۔

قرآنِ عظیم نے انسانی زِندگی کا جو تصوُّر پیش کیا ہے اس سے واضح ہو رہا ہے کہ زندگی بڑی قیمتی چیز ہے، اس کا ایک ایک لمحہ گراں بہا ہے۔ یہ ایسی مہلت ہے جو صِرف ایک مرتبہ ہی عطا ہوتی ہے۔ انسان جب اپنا وقتِ مقررہ بسر کرلیتا ہے تو پھر دُنیا بھر کے خزانے دیکر بھی اس میں ایک گھڑی کا اِضافہ بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اچھے یا برے جو اعمال وہ کرتا ہے اُن کے اچھے یا برے نتائج ضرور مرتّب ہوتے ہیں اور وہ اپنے تمام اعمال و افعال کیلئے اپنے خالق و مالک عزّوجل کی بارگاہ میں جواب دہ ہے۔ اسی محدود اور مقررہ مدت میں اُس نے اپنی عاقبت کو بھی سنوارنا ہے اور اپنی دُنیوی زندگی کو بھی بامقصد، باوقار اور حتی الوسع آرام دہ بنانا ہے۔

جو دین زندگی کو اہمیت دیتا ہے اس سے یہ توقع عبث ہے کہ وہ اپنے ماننے والوں کو عیش وعشرت اور لہوولعب کی کھلی چھٹی دے گا اور انہیں بے مقصد زندگی گزارنے کی اجازت دے گا۔ اس لئے قرآن کریم واحادیثِ نبویہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں تمام ایسے کاموں سے اجتناب کی بار بار تاکید کی گئی ہے جو لغو اور لایعنی ہوں۔

مذکورہ بالا آیتِ کریمہ کی روشنی میں اپنے معاشرہ کا جائزہ لیں تو واقعی جس طرح کُفّار ومشرکین مسلمانوں کو نیکی کے راستے سے روکنے کی تدابیر کرتے تھے وہی طریقہ آج ٹی وی اور وی سی آر نے اپنایا ہے۔ ان فضولیات میں مشغول ہو کر آج کا مسلمان اپنے طور طریقوں اور عبادات سے دُور جا پڑا ہے۔ اخلاقی اقدار و شرم وحیاء کو پسِ پشت ڈال دیا۔ ساری ساری رات ٹی وی اور وی سی آر کے سامنے بیٹھ کر اپنی عُمرِ عزیز کے قیمتی لمحات برباد کیے جارہے ہیں۔ فلموں ڈراموں کی کہانیاں تو یاد ہیں مگر افسوس کہ دینِ اسلام کے احکامات یاد نہیں۔ فلمی اداکاروں کے نام تو یاد ہیں مگر اپنے اسلاف کے کارنامے اور اُنکے اسمائے گرامی یاد نہیں۔

جاگنا ہے جاگ لے افلاک کے سائے تلے
حشر تک سوتا رہے گا خاک کے سائے تلے

آج ہم اپنے معاشرے میں عریانی و بے حیائی کا اُمڈتا ہوا سیلاب دیکھ رہے ہیں، جس کی خوفناک و مُہیب موجوں سے دینِ اسلام اور اخلاقِ حسنہ کے قلعے پامال ہو رہے ہیں۔ ہماری اخلاقی قدریں اور عمرِ عزیز ضائع کی جا رہی ہے اور ساری زندگی لہوولعب بنتی جارہی ہے۔ جاہ طلبی، شہوت پرستی، مال وزر کی ہوس بڑھتی جارہی ہے۔

جو لوگ اپنی قوم کو راہِ حق سے دُور کرنے اور اپنے وطن کے نوجوان کے شہوانی جذبات کو مُشتعل کرنے کے اسباب (یعنی ٹی وی اور وی سی آر کے گھناؤنے چکر میں لگا کر دین سے دوری کے اسباب) پیدا کر کے اپنا بینک بیلنس بڑھا رہے ہیں اور انہیں غافل کر کے عیش وعشرت کا خُوگر بنا رہے ہیں اور انہیں فسق و فجور میں دھکیل رہے ہیں یقیناً وہ اپنے آپ کو آخرت کے ہولناک عذاب میں پھنسا رہے ہیں۔ اُن لوگوں کے ضمیر مُردہ ہو چکے ہیں، نیکی کا جذبہ ختم ہو چکا ہے۔ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی آیاتِ مبارکہ پڑھ کر سنا کر نصیحت کی جائے تو ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا بلکہ اُلٹا غُصّے و غرور سے مُنہ پھیر لیتے ہیں۔ جیسے اُنہوں نے کچھ سنا ہی نہیں۔ یقیناً ایسے لوگ خدائے قہار کی آتشِ غضب کو بھڑکا کر اپنی عاقبت کو تباہ و برباد کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو تمام مخلوقات پر فوقیت دے کر اُسے اشرف المخلوقات بنایا اور یقیناً انسان کو پیدا کرنے کا بھی کوئی مقصد ہو گا یونہی بے کار تو انسان کو بنایا نہیں۔ اب آیئے اللہ تعالیٰ کے پاک کلام قرآنِ پاک سے انسان کی زندگی کا مقصد پوچھتے ہیں تو قرآن فرماتا ہے:

وما خلقت الجنّ و الانس اِلّا لیعبدون (پ۲۷۔ذاریات:۵۶)

میں نے جن اور آدمی اپنے ہی لئے بنائے کہ میری بندگی کریں۔

اس فرمانِ خداوندی عزّ وجل سے معلوم ہو گیا کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کیلئے پیدا فرمایا اور عبادت احکامِ خداوندی عزّ وجل کی بجا آوری کو کہتے ہیں۔

مگر آج کا مسلمان اپنے قیمتی ترین وَقت کو بڑی بے دردی سے مختلف طریقوں سے ضائع کر رہا ہے اور اُن طریقوں میں سے ایک طریقہ ٹی وی اور وی سی آر کے سامنے بیٹھ کر قیمتی اوقات کو ضائع کرنا ہے۔ آج ہمارے معاشرے میں یہ کبیرہ گناہ ایک ناسور کی حیثیت اِختیار کر گیا ہے اور آج مسلمانوں کا شاید ہی کوئی گھر اس مہلک بیماری سے بچا ہوا ہو۔ لیکن آہ! آج اس کی لذّت میں گم ہو کر بہت سے لوگ اُسے گناہ ماننے پر تیار نہیں ہوتے بلکہ اُس کے جائز ہونے کی تاویلیں پیش کرتے ہیں۔ جبکہ ٹی وی بہت سے کبیرہ گناہوں کا مجموعہ ہے۔ آئندہ صفحات میں آپ ٹی وی کی تباہ کاریوں کے منظر دیکھیں گے کہ اِس کی وجہ سے دُنیا اور آخرت دونوں کی بربادی ہے۔

قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ کا فرمانِ رحمت نشان ہے:

اِن تجتنبوا کبٰئر ما تنھون عنه نکفر عنکم سیاٰتکم و ندخلکم مدخلا کریما ۰

اگر بچتے رہو کبیرہ گناہوں سے جن کی تمھیں مُمانعت ہے تو تمہارے اور گناہ ہم بخش دیں گے اور تمھیں عزت کی جگہ داخل کریں گے۔ (پ۵۔سورۃ النساء:۳۱)

اب ٹی وی جو کہ یقیناً کبیرہ گناہوں کا مجموعہ ہے جس کو دیکھ کر مسلمان کبیرہ گناہوں کا مرتکب ہوتا ہے اور جس سے بچ کر مسلمان کبیرہ گناہوں سے بچ سکتا ہے اور کبیرہ گناہوں سے بچنے پر عزت کی جگہ یعنی جنت میں داخلے کی بشارت ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ ٹی وی کبیرہ گناہوں کا مجموعہ ہے۔ تو عرض ہے کہ ٹی وی میں گانے باجے، نامحرم عورتوں کو دیکھنا، بے ہُودہ و فحش کلامی کی باتیں، فحاشی و عُریانی کے نظارے، ناچ گانا، رقص وسُرور، مرد و عورت کا بے حجابانہ ایک دوسرے کے سامنے آنا، لہو ولعب میں مشغولیت وغیرہ سب ہی چیزیں ہیں اور ہر مسلمان جانتا ہے کہ یہ سب باتیں گناہ ہیں۔

مقامِ غور...... اگر کوئی شخص اپنے گھر کے باہر کسی مرد و عورت کو آپس میں نازیبا حرکات کرتے ہوئے دیکھے تو وہ شخص غم وغُصّہ کا اِظہار کرتے ہوئے اپنے گھر کے دروازے کھڑکی وغیرہ بند کردے گا اور غیرت کی وجہ سے اُنکی غلط حرکات دیکھنا پسند نہیں کرے گا۔ مگر تعجب کی بات ہے کہ یہی باغیرت شخص اپنے تمام گھر والوں کے ساتھ (جن میں ماں، باپ، بہن، بھائی، میاں، بیوی سب ہی شامل ہوتے ہیں) ٹی وی کے آگے بڑے مزے سے وہی نازیبا و غلط حرکات کرتے ہوئے مرد و عورت (یعنی فنکاروں) کو دیکھتا ہے مگر اس کی غیرت کو ذرا بھی جُنبش نہیں ہوتی۔

ٹی وی بدتر از ٹی بی

ٹی وی اور وی سی آر، ڈش انٹینا، سینما ہال اور ملکی وغیر ملکی رَسائل و اخبارات کے ذَریعہ ملک میں بے حیائی، فحش مناظر، حیاسوز واقعات نے جس شدت سے فروغ پایا ہے اس کی اصل وجہ یہی مذکورہ اشیاء ہیں کہ ان پر پیش ہونے والے پروگراموں نے شرم وحیاء، غیرت وحمیت کا جنازہ نکال دیا ہے مسلمانوں کے اخلاق و عادات کو ملیا میٹ اور گندہ کردیا ہے۔ اس کا اندازہ دِین کا دَرد رکھنے والے ہر مسلمان کو ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ٹی وی مرضِ ٹی بی سے بڑھ کر مہلک مرض ہے یعنی ٹی وی بدتر از ٹی بی۔

جلتی پر تیل کا کام

ٹی وی اور وی سی آر کے ذریعے جتنی بے حیائی و بے غیرتی کو فروغ ملا ہے یہ کم نہ تھا مگر اس سے بڑھ کر ایک اور بلا ڈش انٹینا نے جلتی پر تیل کا کام کیا ہے اور آج کا مسلمان بڑے فخر سے ڈش انٹینا لگا کر تمام ملکوں کی فحش ترین فلمیں اور ڈرامے اپنے گھر والوں کے ساتھ بیٹھ کر دیکھتا ہے اور ایک طرح سے چور ڈاکوؤں کو دعوتِ چوری دی جارہی ہے کہ آؤ ہم مالدار لوگ ہیں ہمیں لُوٹو۔

گھر یا سینما ہال

آج ٹی وی اور وی سی آر نے مسلمانوں کے ایک ایک گھر کو منی سینما ہال میں تبدیل کر دیا ہے کیونکہ جو فحش و عریانی و گندگی خاص خاص مراکز میں پائی جاتی تھی اسے پورے معاشرے میں پھیلانے کا سب سے بڑا سبب یہی ہے۔ لہٰذا یہ اشیاء **اُمُّ الْخَبائِث** کہلائے جانے کی مستحق ہیں۔

لمحۂ فکریہ

یہ ہے کہ آج ہماری مساجد وِیران نظر آتی ہیں مگر سینما ہال کے باہر ہاؤس فل کا بورڈ آویزاں ہوتا ہے۔ آج نمازوں کا خیال کس کو ہے؟ ساری رات فلمیں دیکھتے ہوئے گزرتی ہے تو صبح کی نماز قضاء، مغرب وعشاء کی نمازیں ڈرامے کی نذر، ظہر وعصر کاروبار کی نذر...... لیجئے پورا دِن گزر گیا اور ہر دِن یہی معمول۔ (معاذ اللہ)

دن لہو میں کھونا تجھے، شب صبح تک سونا تجھے
شرمِ نبی خوفِ خدا، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

غیرت و حیا

اللہ تعالیٰ نے مرد کو غیرت اور عورت کو حیا جیسی نعمت سے نوازا ہے مگر جب مرد غیرت کو اور عورت حیا کو خیر باد کہہ دیں تو وہ انسانیت کے درجۂ کمال سے نکل جاتے ہیں آج ٹی وی نے مرد وعورت سے غیرت وحیا چھین لی کیونکہ اگر مرد میں غیرت ہوتی تو کیا وہ اپنی ماں، بہن، بیٹی، بیوی کو حیا سوز عُریانی و فحاشی والی فلمیں ڈرامے دیکھنے دیتا؟ اور خود اُن کے ساتھ بیٹھ کر ایسے گندے مناظر دیکھتا؟ اور اگر عورت میں حیا والی نعمت ہوتی تو کیا وہ اپنے باپ، بیٹے، شوہر، بھائی کے ساتھ بیٹھ کر فحش مناظر دیکھتی؟ نہیں ہرگز نہیں! اللہ تعالیٰ ہر مسلمان مرد وعورت کو غیرت وحیا کی نعمت سے نوازے۔

ٹی وی کے بچوں پر اثرات

بچے نرم و نازک پودے کی مانند ہوتے ہیں اُنہیں جدھر موڑ دیں اُسی رُخ پر رہیں گے۔ اب ذرا غور کریں کہ بچپن سے جب بچہ ٹی وی کے آگے بیٹھ کر تشدد سے بھرپور اور غیر اخلاقی مناظر دیکھے گا تو اُس کے دِل و دماغ میں کیسے خیالات پروان چڑھیں گے۔ یہ ایک سمجھدار اور عقلمند شخص بہتر سمجھ سکتا ہے۔ کیونکہ گھر کی تربیت بچے کے کردار پر گہرا اثر ڈالتی ہے۔ جب بچہ شروع ہی سے یہ دیکھ رہا ہے کہ اذان ہورہی ہے، نماز کا وقت نکل رہا ہے مگر ٹی وی بدستور کھلا ہوا ہے اور والدین سمیت گھر کے تمام افراد ٹی وی کی طرف متوجہ ہیں۔ تو بتایئے کہ بڑا ہو کر وہ بچہ کیا نماز و روزہ کا پابند بنے گا؟ کیا والدین کی عزت کرے گا؟ کیا بزرگوں کا ادب و احترام کرے گا؟ جب ٹی وی کے فلمیں ڈرامے اس کے ذِہن پر قبضہ کیے ہوں گے تو کیا پڑھائی میں اُس کا دِل لگے گا؟ کیا وہ ملک وقوم کی خدمت کرنے والا بنے گا؟ ان تمام سوالات کے جواب ہر والدین کے ذِمہ ہیں۔ کیونکہ حدیثِ پاک میں آتا ہے، ہر شخص کی رُعیت (جو کسی کے ماتحت ہو) ہے اور اُس سے اُس کی رعیت کے بارے میں پوچھ ہوگی۔

یقیناً والدین سے اولاد کے بارے میں بھی پوچھ گچھ ہوگی۔ اگر اُن کی اچھی تربیت کی ہوگی تو وہ اولاد والدین کیلئے بھی توشۂ آخرت ہو جائے گی اور اگر ایسا نہیں تو آخرت میں خسارا ہوگا۔

ٹی وی کے متعلق کچھ تمہیداً عرض کرنے کے بعد اب ٹی وی دیکھنے والوں کی عبرت کیلئے چند واقعات عرض کئے جاتے ہیں تاکہ ہمارے دِلوں میں ٹی وی سے نفرت پیدا ہو اور جو لوگ ٹی وی دیکھتے ہیں وہ اس سے کنارہ اختیار کریں۔

ٹی وی دیکھنے والوں کا عبرتناک انجام

خُونخوار چھپکلیاں

پاکستان کے کسی شہر کے ایک گھر میں وی سی آر پر سارا گھر فلم بینی میں مصروف تھا جبکہ ایک لڑکی تلاوتِ قرآن میں مگن تھی، چھوٹی بہن نے آکر بتایا، باجی! بہت اچھی فلم لگی ہے تم بھی آؤنا! چنانچہ وہ لڑکی قرآنِ کریم میں نشانی لگا کر اُٹھ آئی اور فلم دیکھنے میں مشغول ہوگئی۔ فلم ختم ہوئی تو پھر وہ تلاوتِ قرآن کیلئے اُٹھ آئی۔ اچانک ایک زرد رنگ کی چھپکلی کہیں سے نکل آئی اور اُس نے ایک جست لگائی اور اس کے ماتھے پر چپک گئی۔ دہشت کے مارے لڑکی چیخ مار کر گر پڑی۔ گھر کے تمام افراد گھبرا کر اس کی طرف دوڑے اور کسی لکڑی کے ذریعہ اُس چھپکلی کو ہٹانے کی کوشش کرنے لگے کہ دوسری مصیبت آگئی اور وہ یہ کہ اطراف سے بہت ساری چھپکلیاں نکلنے لگیں اور سب نے اس لڑکی پر یکبارگی حملہ کردیا۔ لڑکی خوف سے چیختی رہی۔ گھر کے تمام افراد حیران و پریشان تھے۔ آہ! اُس لڑکی نے چلّا چلّا کر سب کی آنکھوں کے سامنے تڑپ تڑپ کر دَم توڑ دیا۔ گھر میں کہرام مچا ہوا تھا۔ خونخوار چھپکلیاں بُری طرح اُس لڑکی کے جسم پر چپکی ہوئی تھیں۔ غُسل کا مرحلہ بے حد دُشوار ہوگیا۔ آخر کار ایک بزرگ کو بلوایا گیا۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ اس کی لاش پر وی سی آر رکھ دو۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا تو دیکھتے ہی دیکھتے ساری چھپکلیاں غائب ہوگئیں۔ غسل و کفن کے بعد چھپکلیاں پھر آکر جسم سے چپک گئیں۔ اب جنازہ اُٹھانے کا مسئلہ دَرپیش تھا۔ پھر اُسی بزرگ کے مشورے پر وی سی آر میت پر رکھا گیا، چھپکلیاں چلی گئیں۔ اسی طرح وی سی آر کے ساتھ قبرستان گئے۔ جب قبر میں اُتار چکے تو پھر چھپکلیاں آکر اس کے جسم سے چپک گئیں۔ اسی بزرگ کے مشورہ سے وی سی آر اس لڑکی کے ساتھ دفن کر دیا گیا۔ جب لوگ فاتحہ پڑھ کر لوٹنے لگے اور ابھی چند قدم ہی چلے تھے کہ خوفناک دھماکہ ہوا۔ بے اِختیار لوگوں نے مڑ کر دیکھا تو ایک دِل ہلا دینے والا منظر تھا۔ آہ! قبر شق ہوچکی تھی اور اس لڑکی کی لاش کے ٹکڑے اُچھل اُچھل کر باہَر گر رہے تھے۔ تمام لوگ خوفزدہ ہو کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ) (رِسالہ خونخوار چھپکلیاں)

کنکھجوروں کا محاصرہ

اس واقعہ کا تعلق ہندوستان سے ہے۔ کچھ لوگ مسجد میں تھے کہ محلے کے کچھ افراد آئے اور عرض کیا کہ ہمارے ساتھ چلیں ہم بہت پریشانی میں ہیں۔ بات یہ ہے کہ ہمارے گھر میت ہوگئی ہے اور میت کے ساتھ عجیب معاملہ ہے۔ چنانچہ مسجد میں موجود افراد اُن کے ساتھ گھر گئے۔ تو دیکھا کہ ایک عورت کی لاش کمرے میں رکھی ہے اور بہت بڑے بڑے کنکھجورے اُس کی لاش کے چاروں طرف سر سے لے کر پاؤں تک دائیں بائیں مُنہ کھولے کھڑے ہیں اور وہ اتنی خوفناک شکل کے تھے کہ اُن کو دیکھ کر انسان کے رونگٹے کھڑے ہوجائیں۔ قریب جانے کی کسی کو ہمت نہ ہو۔ سارے گھر والے خوف کے مارے دوسرے کمرے میں جمع تھے۔ دہشت کی وجہ سے کوئی بھی اس کمرے میں نہیں جارہا تھا۔ گھر والوں نے کہا، ہم آپ لوگوں کو اس لئے بلا کر لائے ہیں کہ آپ بتائیں اس کی تجہیز و تکفین کس طرح کی جائے۔

وہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں دیکھتے ہی معلوم ہوگیا کہ یہ اس کے کسی گناہ کا عذاب ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے ہماری عبرت کیلئے ظاہر کردیا ہے۔ چنانچہ ہم سب اس کیلئے اِستغفار کرنے لگے اور دُعا کی کہ یا اللہ عزّ وجل اتنی دیر کیلئے عذاب موقوف کردے کہ ہم تجہیز و تکفین کرسکیں۔

بہت دیر تک سب رو رو کر دعائیں مانگتے رہے۔ کافی دیر بعد سب کنکھجورے میت کا محاصرہ چھوڑ کر ایک کونے میں جمع ہوگئے۔ چنانچہ جلدی جلدی میت کو غسل وکفن دیا گیا۔ نمازِ جنازہ کے بعد جب قبرستان گئے اور میت کو قبر میں اُتارا تو دیکھا کہ تمام کنکھجورے ایک کونے میں جمع ہیں۔

میت کو دفنانے کے بعد اُس کے گھر والوں سے پوچھا کہ آخر کون سا ایسا عمل تھا، جس کی وجہ سے یہ عبرتناک عذاب میں مبتلا ہوئی؟ میت کی ماں نے بتایا کہ وہ ٹی وی دیکھنے کی بہت شوقین تھی۔ ایک دن وہ ٹی وی دیکھ رہی تھی اُس وقت ٹی وی میں گانا آرہا تھا، وہ گانا اس کو بہت پسند تھا۔ میں نے کہا بیٹی اذان ہورہی ہے اللہ تعالیٰ کا نام بلند ہورہا ہے اس گانے کی آواز کو بند کردو۔ اُس نے کہا، اماں اذان تو روزانہ ہوتی ہے لیکن یہ پروگرام اور یہ گانا پھر کہاں آئے گا۔ چنانچہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسی سبب سے اس کو یہ عذاب ہوا۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ)

دیکھتے ٹی۔وی اگر مرجائے گا   کس طرح مولیٰ کو منہ دِکھلائے گا

نصیحت آموز خواب

حاجی صغیر احمد صاحب (مؤلف ٹی وی کی تباہ کاریاں) اپنا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں......30 اکتوبر 1990 کو جب ہر طرف مسلمانوں کا قتلِ عام ہو رہا تھا، مسلمانوں کی جائیداد کو آگ لگائی جا رہی تھی، عورتوں کی بے حرمتی کی جا رہی تھی، تو 31 اکتوبر 1990 کو میں اِستخارہ کی نیت سے سوگیا، خواب میں ایک بُزرگ تشریف لاتے ہیں۔ میں نے اُن سے عرض کیا کہ حضرت مسلمانوں کا قتلِ عام ہورہا ہے، ان کے مال و جائیداد کو آگ لگائی جارہی ہے، ہر طرف مسلمان پریشان حال ہیں وہ عمل بتایئے جس سے مسلمانوں کی پریشانیاں دُور ہوجائیں۔ اُن بزرگ نے فرمایا کہ کوٹھوں پر سے چھتریاں اُتروادو (یعنی ٹی وی کے انٹینا اُتروادو۔) (رسالہ ٹی وی کی تباہ کاریاں)

اس واقعہ میں بھی مسلمانوں کیلئے عبرت کا سامان موجود ہے کہ مسلمانوں کی تباہی و رُسوائی و پریشانی سے نَجات کا حل ٹی وی اور وی سی آر سے دُوری اِختیار کرنے میں ہے۔

ماڈرن والدین

امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری صاحب مدظلہ العالی کے پاس ایک نوجوان کا دَرد بھرا خط آیا، جس میں اُس نے اپنا واقعہ بیان کیا کہ میں پہلے دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ ماحول سے منسلک تھا، نمازوں کی پابندی کرتا تھا، داڑھی بھی تھی، عمامہ کی بھی پابندی کرتا تھا اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے میں روتا رہتا تھا اور اپنے گناہوں کی معافی بھی مانگتا رہتا تھا۔ ایک دن میں اپنے کمرے میں دُعا مانگتے ہوئے رورہا تھا کہ میرے والد صاحب کمرے میں آگئے اور مجھے روتا دیکھ کر کہنے لگے کہ یہ کیا تُو نے رونے دھونے والا حال بنا رکھا ہے۔ زندگی اِنجوائے کا نام ہے تُو بالکل مولوی نہ بن اور مجھے زبردستی وہاں سے اُٹھا کر ٹی وی کے سامنے بٹھادیا۔ میں نے بہت اِنکار کیا کہ میں ٹی وی نہیں دیکھوں گا مگر والد صاحب نے میری ایک نہ سُنی اُس وقت ٹی وی پر ڈِرامہ آرہا تھا اور نوجوان لڑکا لڑکی آپس میں فحش حرکات کررہے تھے۔ وہ منظر دیکھ کر میں اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکا اور وہیں بیٹھے بیٹھے مجھ پر غسل فرض ہوگیا۔ اب یہ روز کا معمول ہوگیا اور آہستہ آہستہ مجھے ٹی وی پر فلمیں ڈرامے دیکھنے کی عادت پڑگئی اور میں نے نماز پڑھنی چھوڑدی اور داڑھی بھی منڈوادی اور پاکیزہ اور دِینی ماحول سے دُور ہوتا چلا گیا۔ فلمیں ڈِرامے دیکھنے کی وجہ سے شہوت سے تنگ آکر میں اپنے ہاتھ سے اپنے آپ کو تباہ و برباد کرتا رہا اور اب نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ میرے ماڈرن والدین میری شادی کرنا چاہتے ہیں مگر میں اب اس قابل نہیں رہا۔ آپ دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کو معاف فرمائے۔

﴿ حدیثِ پاک میں ہے، ناکح الید معلون یعنی ہاتھ کے ذَریعے اپنی قوت کو نکالنے والا ملعون ہے۔ ﴾

مذکورہ بالا واقعہ نوجوان نسل کیلئے بہت ہی عبرت والا ہے اور ماڈرن والدین کیلئے لمحۂ فکریہ ہے کہ وہ خود اپنے ہاتھوں سے اپنے نوجوان بچوں کی دنیا وآخرت تباہ کررہے ہیں۔ کیونکہ صِرف ٹی وی پر فلمیں دیکھنے کی نحوست سے اور کئی کبیرہ گناہوں میں انسان مُلوث ہوجاتا ہے، جیسا کہ اس واقعہ سے ظاہر ہے۔

ٹی وی ایصالِ عذاب کا سبب بنا

اندرونِ سندھ میں ایک بزرگ اپنے گھر میں عبادتِ الٰہی میں مشغول تھے مگر عبادتِ الٰہی میں اُن کا دِل نہیں لگ رہا تھا۔ وہ قریبی قبرستان میں قبروں کی زیارت کیلئے چلے گئے اور ایک قبر کے پاس بیٹھ گئے کہ اُنہیں نیند آ گئی۔ خواب میں اُن بزرگ نے صاحبِ قبر کو دیکھا کہ اُس پر عذاب ہو رہا ہے اور وہ شخص اُن بزرگ کو مدد کیلئے پکار رہا ہے۔ بزرگ نے اُس سے خواب میں پوچھا، تم پر عذاب کیوں ہو رہا ہے؟ اُس نے بتایا کہ یہاں سے قریب ہی فُلاں جگہ میرا گاؤں ہے جہاں میرا بیٹا رہتا ہے۔ جب جب وہ ٹی وی پر کوئی ڈِرامہ یا فلم دیکھتا ہے تو مجھ پر عذاب مُسلط ہو جاتا ہے۔ اُس شخص نے اُن بزرگ سے کہا کہ آپ میرے گھر جا کر میرے بچوں سے کہیں کہ وہ گھر سے ٹی وی کو نکال دیں اور مجھے عذاب سے بچائیں۔ وہ بزرگ خواب سے بیدار ہوئے اور دوسرے دِن تلاش کرتے ہوئے صاحبِ قبر کے گھر پہنچ گئے اور جا کر تمام صورتِ حال اُس کے لڑکے کو بتائی۔

وہ لڑکا عقلمند تھا۔ جب اُس کو معلوم ہوا کہ ہمارے گھر میں ٹی وی چلانے سے ہمارے والد صاحب پر قبر میں عذاب مسلط ہو جاتا ہے تو اُس نے اپنے گھر سے ٹی وی کو ذِلت کے ساتھ نکال دیا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سچے دِل سے توبہ کی اور اپنے والد کی مغفرت کیلئے دعا کی۔

آپ کو چین و سکوں گر چاہئے ٹی وی سے تو دُور ہی ہو جایئے

مندرجہ بالا واقعہ میں اُن لوگوں کیلئے سامانِ عبرت ہے جو بیوی بچوں کی خاطر یا اپنے والدین یا رِشتہ داروں کی وجہ سے گناہ کرتے ہیں اور اپنے گھر کو دشمنِ خدا و رسول (عزّ وجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) یعنی ٹی وی اور وی سی آر سے برباد کرتے ہیں۔ ایسے لوگ خود بھی تباہ و برباد ہو رہے ہیں اور آئندہ نسلوں کی تباہی کے بھی ذِمہ دار ہیں۔

ذرا ٹھنڈے دِل سے غور کریں کہ کیا مرنے کے بعد یہ بدبخت ٹی وی کام آئے گا؟ کیا ایسی اولاد جو فلموں ڈِراموں میں مگن ہے آپ کے مرنے کے بعد ایصالِ ثواب کرے گی یا ٹی وی کی بدولت ایصالِ عذاب کا سبب بنے گی؟ آج بڑے آرام سے یہ بات تو کہہ دی جاتی ہے کہ بچوں کی خوشی اور آرام کی خاطر ٹی وی لائے ہیں تا کہ بچے دوسروں کے گھروں پر جانے کی بجائے اپنے ہی گھر میں رہیں، اس طرح بچے باہر کے خراب ماحول سے بھی محفوظ رہیں گے اور نظروں کے سامنے بھی رہیں گے۔ کاش! وہ غور کریں کہ باہر کے گندے ماحول سے بچانے کیلئے انہوں نے گھر کے اندر خود فحاشی و عریانی کا نظارہ کرانے کیلئے ٹی وی جیسی بلا کو لا کر خود بچوں کی تباہی کے اسباب پیدا کر دیئے ہیں۔ خدارا! ابھی وقت ہے خود اپنی جان اور اپنے اہل و عیال کو دوزخ کا ایندھن بننے سے بچائیں۔

قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشادِ پاک ہے:

یایھا الذین امنوا قوا انفسکم و اھلیکم نارا و قودھا الناس و الحجارۃ (پ۲۸۔سورۃ تحریم:۶)

اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

فاتقوا النار التی و قودھا الناس و الحجارۃ (پ۱۔سورۃ بقرہ:۲۴)

تو ڈرو اُس آگ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

ٹی وی گھر سے نکالنے پر انعامِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱...... زیارت مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

دعوتِ اسلامی کا ایک تربیتی قافلہ منگلا ڈیم پر سنتوں کی تربیت کیلئے گیا ہوا تھا۔ وہاں پر موجود ڈیوٹی پر ایک میجر صاحب کو ایک اسلامی بھائی نے تحفے میں امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری صاحب مدظلہ العالی کے بیان کی کیسٹ دی۔ جس میں امیرِ اہلسنّت مدظلہ العالی نے اندرونِ سندھ کے بزرگ والا واقعہ (مندرجہ بالا مذکور واقعہ) بیان فرمایا تھا جو کہ ٹی وی تباہ کاریوں پر تھا۔ وہ واقعہ سن کر میجر صاحب کے دل پر بھی بہت اثر ہوا اور سب نے مُتّفقہ فیصلہ کیا کہ ٹی وی کو گھر سے نکال دیا جائے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے گھر سے ٹی وی کو نکال دیا۔ ٹی وی نکالے ہوئے ایک ہفتہ ہی ہوا تھا کہ میجر صاحب کی زوجہ کا بیان ہے کہ رات میں نے خواب میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مبارک ہو گھر سے ٹی وی نکالنے کا تمہارا عمل اللہ تعالیٰ نے منظور فرما لیا ہے۔

چھوڑ دے ٹی۔وی کو وی۔سی۔آر کو کر لے راضی ربّ ﷻ کو اور سرکار ﷺ کو

۲...... ٹی وی توڑنے پر انعام

حیدر آباد کی ایک اسلامی بہن کا حلفیہ بیان ہے کہ میری پھوپھی جان جو ہمارے ساتھ رہتی ہیں اور امیر اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری صاحب مدظلہ العالی سے بیعت ہیں۔ جب انہیں معلوم ہوا کہ امیر اہلسنّت ٹی وی اور وی سی آر کے سخت مخالف ہیں اس لئے اُن کے دل میں بھی یہ جذبہ پیدا ہوا کہ پیر صاحب کی ناپسندیدہ چیز گھر میں نہیں رہنی چاہئے۔ لہٰذا انہوں نے ٹی وی کے سب تار وغیرہ کاٹ ڈالے اور یہ سوچتے ہوئے کہ جب یہ آلۂ گناہ ہے تو پھر اس کا بیچنا بھی گناہ سے کیونکر خالی ہوگا؟ لہٰذا اس کو اسٹور روم میں ڈلوا دیا۔ وہ جمعہ کا روز تھا، اسی روز دوپہر کو جب میں لیٹی اور امیر اہلسنّت کے نعتیہ کلام کا مطالعہ کرنے لگی، میری آنکھ لگ گئی۔ پھر قسمت نے یاوری کی اور میں مدنی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدارِ فیض آثار سے مشرف ہوئی۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوش ہو کر فرما رہے تھے، آج میں بے حد خوش ہوں کہ تم نے میرے بہت بڑے دُشمن ٹی وی کو نکال دیا ہے۔ لہٰذا میں تمہارے گھر آیا ہوں۔ سنو! میرے غلام محمد الیاس قادری کو میرا سلام کہنا۔ (فیضانِ سنت)

اس واقعہ میں بھی ایک مسلمان کیلئے بڑی عبرت ہے۔ اگر ہمیں بھی اللہ و رسول (عزّ وجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خوشنودی حاصل کرنی ہے تو ٹی وی جسے سرکارِ مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا دشمن قرار دیا ہے اُسے فوراً گھر سے نکال دینا چاہئے۔

یقیناً ٹی وی ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دشمن ہے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُمت کا بھی دشمن ہے کیونکہ اسی بدبخت ٹی وی کی نحوست سے اُمتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بے حیائی و گمراہی کی دلدل میں پھنستی جا رہی ہے۔

اُٹھا کر پھینک دو باہر گلی میں ٹی۔وی اور وی۔سی۔آر کو یکدم
چاہتے ہو خدا کی رِضا گر تم ٹی۔وی سے بچ کے رہنا ہوگا ہر دَم

ٹی وی کی تباہ کاریوں کے چند واقعات اور ٹی وی سے بچنے اور دُور رہنے پر دو واقعات عبرت و نصیحت کیلئے پیش کئے گئے۔ عقلمند وہی ہے جو اللہ و رسول (عزّ وجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو راضی کرنے والے کام کرے اور ضد اور ہٹ دھرمی کو چھوڑ دے۔

یہ ایک مُصدقہ حقیقت ہے کہ جہاں ٹی وی اخلاقی و روحانی نقصانات کا باعث ہے وہاں ٹی وی کے بیشمار جسمانی نقصانات بھی ہیں چنانچہ ماہرین کی ٹی وی کے نقصانات پر کیا رپورٹ ہے وہ پیشِ خدمت ہے، پڑھئے اور ٹی وی سے چھٹکارا حاصل کیجئے۔

ٹی وی کے نقصانات پر ماہرین کی رپورٹ

جرمنی کا ڈاکٹر والٹر بوہلر

لکھتا ہے کہ بعض چھوٹے چھوٹے جانور مثلاً چڑیا، چوہا وغیرہ اگر ٹی وی کے سامنے رکھ دیئے جائیں تو ٹی وی کی اسکرین کی شعاعوں کی تیزی سے کچھ دیر بعد مر جائیں گے۔ ماہرین کی یہ رپورٹ بھی ہے کہ ایک کمرہ میں ٹی وی چل رہا ہو تو ساتھ والے کمرے میں موجود افراد کی صحت بھی اس سے ضرور متاثر ہوتی ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ٹی وی انسان کی صحت کیلئے کس قدر مُضر ہے۔ (رسالہ ٹیلی ویژن اور میڈیکل سائنس)

ٹی وی سے کینسر

ڈاکٹر کروڈ بے لکھتے ہیں کہ بلیک اینڈ وہائٹ ٹی وی میں ۱۹ کلوواٹ اور رنگین ٹی وی میں ۲۵ کلوواٹ تک کی ٹیوب استعمال ہوتی ہے۔ شروع میں ۱۶،۱۶ کلوواٹ کی ایکسرے مشین بھی ان کا استعمال کرنے والے ٹیکنیشن کے جسموں میں کینسر کا کیڑا پیدا کر دیتی تھی۔ اس سے اندازہ لگائیں کہ جب ۱۶ کلوواٹ کی ایکسرے مشین بھی کینسر پیدا کر دیتی تھی تو ٹی وی جو ۱۹ اور ۲۵ کلوواٹ کے ہوتے ہیں تو وہ کیا کیا تباہی نہ پیدا کریں گے۔ (رسالہ ٹیلی ویژن اور میڈیکل سائنس)

ڈاکٹر آئل کروب...... عکسی تصویر کے مشہور ڈاکٹر آئل کروب نے شکاگو (امریکہ) کے ایک ہسپتال میں جانکنی کے وقت نہایت شدید تاکید یہ کی کہ گھروں میں ٹی وی کا وجود ایک جان لیوا کینسر کی مانند ہے جو بچوں کے جسم میں ہلکے ہلکے سرایت کرتا ہے۔ (ایضاً)

ڈاکٹر ایچ پی شوین...... تجربہ ہے کہ ایک حاملہ کُتیا پر دو ماہ ٹی وی کی شعاعیں ڈالی گئیں اِس کے بعد اُس کُتیا نے چار بچوں کو جنم دیا۔ یہ چاروں بچے فالج زدہ تھے بلکہ ان میں سے تین تو اندھے بھی تھے۔

ڈاکٹر این ویگو...... مشہور جرنلسٹ اپنی کتاب Whysuffer میں لکھتی ہے، ٹی وی ایک قسم کی ایکسرے مشین ہے، ڈاکٹرز جن ایکسرے مشین کا استعمال کرتے ہیں اس میں خطرات سے بچنے کیلئے مناسب انتظام ہوتا ہے جبکہ ٹی وی میں اب تک کوئی ایسا انتظام موجود نہیں۔ انسان کے اعضائے جسمانی پر ٹی وی کی شعاعیں کیسے کیسے اثرات مرتب کر رہی ہیں اس خیال سے کلیجہ پھٹنے لگتا ہے۔ لڑکے اور لڑکیاں ٹی وی کے آگے بیٹھ کر پروگرام دیکھتے ہیں۔ امریکہ کے شہر بوسٹن (Bosten) کے صرف ایک ہسپتال میں خونی کینسر کے 600 مریض زیر علاج ہیں۔

دماغ پر اثر

کراچی میں ایک لڑکی کے دماغ کی رگ پھٹ گئی، دماغی امراض کے ماہر ڈاکٹر جمعہ خان صاحب نے معائنہ کرنے کے بعد بتایا کہ یہ دماغی رگ ٹی وی دیکھنے سے پھٹی ہے۔ (رسالہ ٹی وی کا زہر)

بینائی پر اثر

ایک لڑکی آنکھوں کے اسپیشلسٹ کے پاس نظر ٹیسٹ کروانے آئی، ڈاکٹر نے کہا کہ اسکی نظر ٹی وی دیکھنے سے کمزور ہوئی ہے۔ (ایضا)

ایک اور تجربہ

ایک شخص نے دو طوطے خریدے، طوطے کا پنجرہ ٹی وی سیٹ کے سامنے رکھ دیا گیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ طوطوں کے پاؤں بے کار ہو گئے۔ (ٹی وی کی تباہ کاریاں)

ان تمام رپورٹ اور تجربات سے واضح ہوتا ہے کہ ٹی وی کی شعاعیں جسمانی صحت کیلئے بھی بے حد خطرناک اور تباہ کن ہیں بلکہ کئی مہلک ترین بیماریوں کو جنم دینے کا باعث ہیں۔

فاعتبروا یاولی الابصار تو عبرت لو اے نگاہ والو۔ (پ ۲۸۔حشر)

برائیوں کی نمائش گاہ

آج ٹی وی کی نحوست سے بے شمار برائیاں عام ہوتی جارہی ہیں۔ گویا ٹی وی برائیوں اور بے حیائی کی تربیت دینے والا آلہ ہے۔

آج ایک چھوٹا بچہ بھی وہ برائیاں اور وہ باتیں جانتا ہے اور کرتا ہے جو کہ اُسے نہیں جاننا اور کرنا چاہئے تھیں۔ قتل و غارتگری کے لرزہ خیز واقعات، چوری، ڈکیتی کی نت نئی واردات کے طریقے، جنسی بے راہ روی کے مناظر، فحش و گندے مکالمات، مغربی طرزِ زندگی کی نمائش، عورتوں کا بے پردہ گھومنا پھرنا اور مزید کیا کیا برائیاں ہیں جو کہ ٹی وی کی بدولت ہی ہمارے معاشرے میں عام ہوئی ہیں اور مزید ہوتی جارہی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ کسی سوچی سمجھی اسکیم کے تحت ہمارے معاشرے کو تباہی و بربادی کے عمیق گڑھے میں دھکیلا جارہا ہے۔

عمرِ عزیز کی بربادی

آج عمرِ عزیز کو بڑی بے دردی سے ضائع کیا جارہا ہے، ہمارا ہر چھوٹا بڑا رات بھر جاگ کر ٹی وی اور وی سی آر کے آگے بیٹھ کر فلمیں ڈرامے دیکھ کر، نمازیں ضائع کر کے، اللہ و رسول (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے احکامات سے منہ موڑ کر زندگی بسر کرتا نظر آرہا ہے اور یہ احساس تک نہیں ہوتا کہ ہم دُنیا میں کیوں آئے تھے اور یہاں آکر ہم کیا کر رہے ہیں، شیطانِ لعین نے آنکھوں پر غفلت کا ایسا پردہ ڈال رکھا ہے کہ ہمیں کچھ احساس ہی نہیں ہوتا۔ آج ہم عمرِ عزیز کے قیمتی اوقات خوشی خوشی ضائع کر رہے ہیں۔ یاد رکھیں! یہ جان ایک دفعہ جانے کے بعد دوبارہ واپس نہیں کی جائیگی۔ پھر انسان تمنا کرے گا کہ کاش ایک مرتبہ سبحان اللہ کہنے کا موقع مل جائے مگر اتنا موقع بھی نہیں ملے گا۔

ہو رہی ہے عُمر مثلِ برف کم — چپکے چپکے رفتہ رفتہ دَم بدم

سانس ہے اِک رَہرَوِ ملکِ عدَم — ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے

دلیلِ علیل

بعض لوگ ٹی وی دیکھنے کی دلیل یہ بتاتے ہیں کہ فلاں صاحب بڑے علم والے ہیں، نمازی ہیں، نیک ہیں مگر اُنکے گھر ٹی وی ہے یا وہ خود ٹی وی دیکھتے ہیں یا ٹی وی کو برا نہیں سمجھے۔ تو عرض ہے کہ اللہ و رسول (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی معصیت میں بڑے سے بڑے معزز یا علم والے شخص کی پیروی جائز نہیں ہو جائے گی۔ اگر کوئی شخص کسی گناہ کو جائز قرار دے تو اُس کے کہنے سے وہ گناہ جائز نہیں ہو جائیگا بلکہ گناہ ہی رہے گا۔ لہٰذا اللہ و رسول (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی بارگاہ میں ہم یہ کہہ کر چھوٹ نہیں سکتے کہ فلاں صاحب نے اسے (ٹی وی کو) جائز قرار دیا تھا۔ اس لئے ہم ٹی وی دیکھتے تھے۔ اگر ہمیں آخرت کی فلاح مطلوب ہے تو ٹی وی سے بچنا ہی پڑے گا۔

ٹی وی پر خبریں دیکھنا

شیطان بڑا مکار و عیار ہے وہ نیکی کے روپ میں بھی گناہ کرواتا ہے یہ تو سب کو معلوم ہی ہے کہ ٹی وی پر فلمیں ڈرامے دیکھنا جائز نہیں مگر کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو صرف ٹی وی پر خبریں دیکھتے ہیں، تو عرض ہے کہ ٹی وی پر خبریں اکثر عورت (نامحرم) ہی سناتی ہے اور حدیثِ پاک میں آتا ہے:

لعن اللہ الناظر و المنظور الیہ

یعنی اللہ تعالیٰ غیر محرموں کو دیکھنے والوں اور جن کی طرف دیکھا جائے اُن پر لعنت بھیجتا ہے۔

اسی طرح عورت کی آوز بھی **عورَت** (یعنی چھپانے کی چیز) ہے۔ لہٰذا عورت کی آواز میں خبریں سننا بھی جائز نہیں ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو صرف ٹی وی پر معلوماتی پروگرام یا سائنسی پروگرام ہی دیکھتے ہیں، تو اُن پروگراموں میں بھی عموماً عورت موجود ہوتی ہے اس کے علاوہ اگر معلومات ہی حاصل کرنا ہے تو کتابیں وغیرہ اس مقصد کیلئے استعمال کی جاسکتی ہیں۔ الغرض ٹی وی سے جتنا ہوسکے دُور رہیں مختلف انداز میں اُس کے جواز کا بہانہ نہ بنائیں۔ ورنہ شیطان آج خبروں اور معلوماتی پروگرام دِکھا کر مزید شوق پیدا کرکے فلموں اور ڈراموں کی طرف بھی مائل کردے گا۔

آج گھر گھر ٹی۔وی کا دَور ہے — یہی شیوہ، یہی سب کا طور ہے
ہرگز نہ تاویلوں سے فریب کھاؤ بھائیو! — فقط ٹی۔وی کی تباہی زیرِ غور ہے

ٹی وی کی خرید و فروخت

جو حضرات ٹی وی اور وی سی آر یا ڈِش انٹینا کی خرید و فروخت کو اپنی آمدنی کا ذریعہ بنائے ہوئے ہیں۔ اُن کی خدمت میں مؤدبانہ عرض ہے کہ حدیثِ پاک میں آتا ہے، جو شخص اسلام میں برا طریقہ جاری کرے (یعنی برائی کو پھیلائے یا پھیلانے کا سبب بنے) اُس پر اس کا گناہ بھی ہوگا اور اُن لوگوں کا بھی جو اس پر عمل کریں اور ان کے گناہ میں بھی کچھ کمی نہ ہوگی۔

یقیناً ٹی وی ایک آلۂ گناہ ہے (جس میں کوئی شک نہیں) تو یہ آلۂ گناہ خرید کر جتنے لوگ بھی گناہ کریں گے ان سب گناہوں کے مجموعہ کے برابر ٹی وی فروخت کرنے والے کے نامۂ اعمال میں گناہ لکھے جائینگے کیونکہ نہ یہ بیچتا نہ لوگ خریدتے اور گناہ کرتے۔ کیونکہ گناہ کے کام میں کسی طرح کا تعاون کرنا اُس گناہ میں شریک ہونے کے برابر ہے۔ تو جب ٹی وی کی خرید و فروخت ناجائز ہے تو اس سے حاصل ہونے والی آمدنی بھی کسی صورت جائز نہیں۔ آج ناجائز آمدنی سے بظاہر دُنیا تو سنور جائے گی مگر آخرت کا عظیم نقصان ہوجائے گا۔ لہٰذا اس کاروبار کو ترک کرکے کوئی دوسرا جائز کاروبار شروع کردیں۔

ٹی وی اور وی سی آر کی مرمّت کا کام

اسی طرح ٹی وی اور وی سی آر کی ریپئرنگ کا کام کرنے والے بھائی بھی توجہ فرمائیں کہ اگر کسی کی ناجائز اشیاء یعنی ٹی وی، وی سی آر وغیرہ ٹھیک کریں گے تو یہ بھی گناہ میں تعاون کرنے والے شمار ہوں گے، کیونکہ اگر یہ صحیح کر کے نہ دیتا تو وہ ٹی وی نہ دیکھتا اور اس طرح ٹی وی دیکھنے کے گناہ سے بچ جاتا۔ مگر اسکے ریپئرنگ کر کے دینے سے وہ دوبارہ ٹی وی دیکھنے لگا اور یوں ٹی وی صحیح کر کے دینے والا بھی گناہ میں تعاون کر کے گنہگار رہا۔ لہٰذا بہتر یہی ہے کہ کوئی اور جائز کام کیا جائے۔ یہاں یہ خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ اگر ہم صحیح کر کے نہ دیں گے تو ٹی وی صحیح کروانے والا شخص کسی اور سے صحیح کروالے گا۔ تو یہاں صرف اتنا عرض کر دینا ہی کافی ہے کہ ہر شخص اپنی اپنی قبر میں جائیگا اور اپنے اعمال کا خود جوابدہ ہوگا، کسی دوسرے کی وجہ سے اپنی قبر و آخرت کا معاملہ کیوں خراب کیا جائے۔

کرلے توبہ ربّ کی رحمت ہے بڑی ——— قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

نیک مشورہ

وہ تمام چھوٹے بڑے حضرات جواب تک ٹی وی اور وی سی آر پر فلمیں ڈرامے دیکھتے رہے ہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سچی پکی توبہ کرلیں اور آئندہ فلمیں ڈرامے نہ دیکھنے کا عہد کرلیں تو اللہ عزّوجل بھی یقیناً اُن کی توبہ قبول فرمائے گا۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمانِ مبارک ہے:

ان اللہ یحب التوابین (پ۲، سورۂ بقرہ:۲۲۲)

بے شک اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو۔

ایک اور مقام پر فرماتا ہے:

و انا التواب الرحیم (پ۲، سورۂ بقرہ:۱۶۰)

اور میں ہی ہوں بڑا توبہ قبول فرمانے والا مہربان۔

نماز کی پابندی کرتے رہیں، نیک اجتماعات میں شرکت کرتے ہیں، دِینی کتب کا مطالعہ بھی ضروری کرتے رہیں تا کہ دین سے واقفیت حاصل ہو سکے، قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے رہیں، دُرودِ پاک کی کثرت کرتے رہیں اور قبر و آخرت کی تیاری میں مگن رہیں۔

زندگی آمد برائے بندگی ——— زندگی بے بندگی شرمندگی
عمر را ضائع مکن در گفتگو ——— یادِ اُوکن یادِ اُوکن یادِ اُو

دردمندانہ اِلتجا

میری ان گھر کے تمام بڑے حضرات سے مؤدبانہ التجا ہے کہ جنھوں نے ٹی وی اور وی سی آر یا ڈِش انٹینا وغیرہ گھر میں لاکر رکھا ہوا ہے اور بظاہر بڑے خوش وخرم نظر آتے ہیں۔ اللہ و رسول (عزّ وجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خوشنودی اور رِضا کی خاطر ان مہلک ترین اشیاء **(اُمُّ الخَبائِث)** کو اپنے گھر سے دُور ونفور کردیں۔ ہوسکتا ہے کہ آپ کے اہل وعیال اور گھر والے اس بات سے خوش نہ ہوں مگر اُن کی ناراضی وقتی ہوگی۔ اللہ و رسول (عزّ وجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خوشی و رضا میں چاہے پورا جہان ناراض ہو یہ مقدس ہستیاں اگر راضی ہیں تو اِن شاءَ اللہ عزّ وجل بیڑا پار ہے اور اگر یہ مقدس ہستیاں ہی ناراض ہوں تو چاہے بظاہر پورا جہان راضی ہو، سب بیکار ہے۔

کیونکہ آخرت میں اہل وعیال کوئی کام نہ آئے گا، اگر کام آئے گی تو اللہ و رسول (عزّ وجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی ذاتِ پاک ہی کام آئے گی۔

ہمت کریں! یہ کام مشکل ضرور ہے مگر ناممکن نہیں ہے۔ مکاشفۃُ القلوب میں حُجَّۃُ الاِسلام امام محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حدیثِ مبارک نقل فرماتے ہیں، افضل ترین عمل وہ ہے جس کو نفس ناپسند کرے۔ ایک اور رِوایت میں ہے کہ جو عمل دُنیا میں جتنا مشکل ہوگا میزان (ترازو) میں اُتنا ہی وزنی ہوگا۔

ان رِوایات کو کئی بار پڑھیں اور اللہ تعالیٰ اور رسولِ محترم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خوشی کی خاطر ہمت کرکے ٹی وی نامراد کو اپنے سے، اپنے اہل وعیال سے، اپنے تمام گھر بار سے بالکل دُور کردیں اور اللہ عزّ وجل اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار میں سُرخروئی حاصل کریں۔

دعائے خیر

آخر میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ بےکس پناہ میں دعا ہے کہ یا اللہ عزّ وجل اپنے پیارے محبوبِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے سے اس راہ میں حائل ہر رُکاوٹ کو آسانی سے دُور فرمادے۔ یا اللہ عزّ وجل ہر مسلمان مرد وعورت، چھوٹے بڑے کو عقلِ سلیم اور شعور عطا فرما کہ وہ اپنے بھلے بُرے کو سمجھیں۔ یا اللہ عزّ وجل ہر مسلمان مرد وعورت کو شرم وحیا اور غیرت دے، اپنا خوف دے کہ وہ دین ومذہب کو جانیں، دین کے احکام کو پہچانیں اور تیری رِضا والے کام کریں۔ آمین

کاش! مالک ومولیٰ عزّ وجل ان الفاظ میں ایسا اثر دے، جو دِل میں گھر کرنے والا، بھولے ہوؤں کو راستہ بتانے والا، بھٹکے ہوؤں کو صحیح راہ پر گامزن کرنے والا ثابت ہو۔ **آمین حق طٰہٰ و یٰسٓ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

وما توفیقی اِلا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب ہ

وما علینا الا البلاغ المبین اور ہمارے ذِمہ نہیں مگر صاف پہونچادینا۔

طالبِ دعائے مغفرت وغمِ مدینہ

ابوالرضا محمد طارق قادری عطاری عفی عنہ